Khutba-E-Huzur Shaikhul Islam



Huzur Shaikhul Islam Sayyed Mohammad Madani Ashrafi, Jilani, Kichauchvi (Maddazillahulaali)

From : Mohaddis-E-Azam Mission
Surat Branch
Surat, Gujarat (India)

www.ashrafitimes.com

Khutba-E-Huzur Shaikhul Islam

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Huzur Shaikhul Islam
Sayyed Mohammad Madani
Ashrafi, Jilani, Kichauchvi
(Maddazillahulaali)

: From :

Mohaddis-E-Azam Mission
Surat Branch

Surat, Gujarat (India)

www.ashrafitimes.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱-	رحمتِ عالم ﷺ	۵
۲-	عالمین کی تشریح	۶
۳-	بارگاہِ الٰہی میں رسول کا تقرب	۶
۴-	رحمۃ للعالمین ہونے کے لئے کیا ضروری ہے؟	۸
۵-	رؤف ورحیم اور رحمت	۱۰
۶-	حضور ﷺ کب سے رحمت ہیں؟	۱۵
۷-	سارے جہانوں کے لئے رحمت	۱۷
۸-	سارا جہان حضور ﷺ کا محتاج	۱۹
۹-	سارے انبیاء کرام کے لئے رحمت	۲۰
۱۰-	حضرت جبرئیل علیہ السلام کے لئے رحمت	۲۱
۱۱-	مؤمنین پر رحمت	۲۱
۱۲-	کفار پر رحمت	۲۲
۱۳-	غلاموں پر رحمت	۲۳
۱۴-	عورتوں اور بچوں پر رحمت	۲۵
۱۵-	بوڑھوں اور کمزوروں پر رحمت	۲۶
۱۶-	جانوروں اور درختوں پر رحمت	۲۶

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار

۲۷	تعلیم رحمت	۱۷-
۲۷	حضور ﷺ کب تک رحمت ہیں؟	۱۸-
۲۹	عالم ما کان وما یکون	۱۹-
۳۰	رحمت اور اسوۂ حسنہ	۲۰۔

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا
ظہورِ حق جان کی جان تم ہو
عیاں سب میں خدا کی شان تم ہو

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلیٰ شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا — اَیَّدَہٗ بِاَیْدِہٖ اَیَّدِنَا بِاَحْمَدًا
اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجِّدًا — صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے — نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پکارے — تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمتِ عالم ﷺ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبيآء والمرسلين

وعلىٰ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين ... أما بعدُ فقد قال الله تعالىٰ فى القرآن الكريم

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء۲۱/۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو، مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

مَنَّ عَلَيْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا اَيَّدَهٗ بِاٰيٰتِهٖ اَيِّدْنَا بِاَحْمَدَا

اَرْسَلَهٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَهٗ مُمَجِّدًا صَلُّوْا عَلَيْهِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَيْهِ سَرْمَدًا

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں کسی عالم میں رہ جاتے

یہ اُن کی مہربانی ہے کہ یہ عالم پسند آیا

بلکہ یوں کہیے: وہ ہر عالم کی رحمت ہیں وہ ہر عالم میں رہتے ہیں

بہ فیض رحمۃ للعالمین، رحمت ہی رحمت ہے

کرم سب پر ہے کوئی ہو، کہیں ہو

تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو

شریک عیش و عشرت سب ہیں لیکن مصیبت کاٹنے والے تمہیں ہو

اگر خموش رہو میں تو تو ہی سب کچھ ہے

جو کچھ کہا تو تیرا حُسن ہو گیا محدود

بارگاہِ رسالت میں دُرود شریف پیش فرمائیں اللھم صل علٰی

سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

اے محبوب ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر ۔۔ میں نے جس مشہور ومعروف آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا سیدھا سا ترجمہ عرض کر دیا جس کا حاصل یہ ہے کہ میں نے تمہیں سارے عالم کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا۔

عالمین کی تشریح:

خالق کائنات بھیجنے والا ہے‘ جس کو بھیجا جا رہا ہے وہ ہیں رسول عربی ﷺ اور جس کی طرف بھیجا جا رہا ہے وہ ہے عالمین۔

یہ عالمین کا دامن بہت وسیع ہے۔ عالم نباتات‘ عالم حیوانات‘ عالم جمادات‘ عالم ناسوت‘ عالم طاغوت‘ عالم ملکوت۔ یہاں کا عالم‘ وہاں کا عالم‘ زمین کا عالم‘ آسمان کا عالم‘ اس دنیا کا عالم‘ آخرت کا عالم‘ مشرق کا عالم‘ مغرب کا عالم‘ شمال کا عالم‘ جنوب کا عالم‘ جوانی کا عالم‘ بچپنے کا عالم‘ جتنے عالم ہو سکتے ہیں اُن سب کو شامل کرلو تو عالمین بنتا ہے۔ عالمین کی وسعت کو سمجھنا ہو تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ سے سمجھو۔ تمام تعریف مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے عالم کا رب ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں رسول کا تقرب:

رب تعالیٰ نے بھیجا‘ رسول کو بھیجا‘ عالمین کے لئے بھیجا ۔۔ جس کی ملکیت ہوتی ہے وہی بھیجتا ہے اور جس کو بھیجتا ہے اُس کو اپنا بنا کر بھیجتا ہے۔ اسی لئے بھیجنے سے پہلے بڑا اہتمام برتا گیا۔ رسول کریم نے بہت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا **اول ما خلق الله نوری** سب سے پہلی مخلوق میرا نور‘ **کنت نبيا وآدم بين الروح والجسد** میں نبی تھا اور حضرت آدم روح وجسد کی منزلیں طے کر رہے تھے۔

كنت نبيا وآدم بين الماء والطين میں نبی تھا اور حضرت آدم آب وگل کی منزلیں طے کررہے تھے۔

معلوم ہوا کہ میرا رسول تو اُسی وقت پیدا ہوگیا جب نہ زمین تھی نہ آسمان، نہ شمال نہ جنوب، نہ مشرق نہ مغرب، نہ فرش نہ فرشی، نہ آگ نہ آتشی، نہ باد ہے نہ بادی، نہ آب ہے نہ آبی۔۔ابھی زمین کا فرش نہیں بچھایا گیا، ابھی آسمان کا شامیانہ نہیں لگایا گیا، ابھی چاند وسورج کے چراغ نہیں جلائے گئے، ابھی ستاروں کی قندیلیں نہیں روشن کی گئیں۔۔۔ابھی آبشار کے نغمے نہیں جاری کئے گئے۔ ابھی دریا کی روانی بھی نہیں ہے ابھی پہاڑوں کی بلندیاں بھی نہیں ہیں۔ کچھ نہیں ہے مگر نور محمدی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وكونه ﷺ رحمة للجميع باعتبار انه عليه الصلوٰة والسلام واسطة الفيض الالٰهى على الممكنات على حسب القوابل ولذا كان نوره صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم اول المخلوقات وفى الخبر اول ما خلق الله تعالىٰ نور نبيك يا جابر وجاء الله تعالىٰ المعطى وانا القاسم وللصوفية قدمت اسرارهم فى هذا الفصل كلام فوق ذالك (روح المعانی)

یعنی حضور ﷺ کا تمام کائنات کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ عالمِ امکان کی ہر چیز کو حسب استعداد جو فیض الٰہی ملتا ہے وہ حضور ﷺ کے واسطہ سے ہی ملتا ہے۔اسی لئے حضور ﷺ کا نور تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا، اور دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں (اس کی رحمت کے خزانوں کو) بانٹنے والا ہوں۔

شاعرِ مشرق نے حامل لواء الحمد اور صاحبِ مقام محمود کی مدح سرائی میں جب یوں گل فشانی کی ہوگی تو کیا عجیب سماں ہوگا۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل　　غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سیناء
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر　　وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

☆☆☆☆☆☆

معلوم ہوا کہ بھیجنے والے نے بھیجنے سے پہلے اپنے قریب کیا اور بہت قریب کیا اور ایسے وقت میں قریب کیا کہ کائنات کی کسی چیز کا وجود ہی نہیں تھا۔ اس قربت کے انوار و برکات اور حسنات وتجلیات کے ظہور کا عالم کیا تھا۔ اتنا قریب، کس کے قریب؟ قادر مطلق کے قریب، کس کے قریب؟ عالم الغیب والشہادۃ کے قریب۔ کس کے قریب؟ خالق کائنات کے قریب۔ کس کے قریب؟ مختار کائنات کے قریب، نور مطلق کے قریب۔۔ اس قربت سے رسول صفات الٰہیہ اور کمالات الٰہیہ کے مظہر کامل بن کر آئے۔

رحمۃ للعالمین ہونے کے لئے کیا ضروری ہے؟

رسول سارے عالم کے لئے مہربانی، ہر وقت کے لئے مہربانی، ہر ہر ساعت کے لئے مہربانی، ہر ہر لمحے کے لئے مہربانی۔۔ اب ذرا غور کرو کہ ہر ایک کے لئے مہربان ہونے کے لئے ضروری کیا ہے؟ ساری کائنات جس میں ماضی و مستقبل سب شامل، جس میں اولین وآخرین سب شامل، جس میں ابتداء وانتہاء سب شامل، ابتدائے کون سے انتہائے کون تک سب شامل، اس کے لئے مہربان ہونے کے لئے کیا چیز ضروری ہے۔

مہربان ہونے کے لئے باحیات ہونا (زندہ ہونا)' موجود ہونا ضروری۔ ہر ہر ساعت کے لئے مہربان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام موجودات عالم کے قریب بھی ہو۔ تمام موجودات عالم کے قریب حاضر ہو' ورنہ وہ مہربان نہیں ہوسکتا۔ حاضر بھی ہو اور ناظر بھی ہو۔ دیکھ بھی رہا کہ مصیبت زدہ کا کیا حال ہے؟ رحمت کے لئے ہر زبان کا علم ضروری ہے۔ اگر ہر زبان کا وہ عالم نہیں ہے تو سب کے لئے مہربانی نہیں بن سکتا۔ تو ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ ہر زبان کا جاننے والا بھی ہو۔ ہر ہر تکلیف کو وہ سمجھے اور اس کو اس بات کا علم ہو جائے کہ مریض کو مرض کیا ہے۔ اگر یہ علم نہیں ہے تو وہ سب کے لئے مہربانی نہیں ہوسکتا' تو معلوم یہ ہوا کہ مہربان کے لئے عالم ہونا بھی ضروری ہے۔ مہربان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مرض کو بھی جانے اور علاج کو بھی جانے۔ اشد ضروری ہے کہ جو علاج ہو وہ کائنات کے جس گوشے میں ہو وہ اس کی نظر میں ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ کیا مہربانی کرے گا' بلکہ وہاں سے لانے پر قادر بھی ہو۔ ایسا قادر کہ اشارہ کر دے تو وہ چیز خود ہی دوڑتی ہوئی چلی آئے۔ لہذا ساری کائنات پر قادر بھی ہونا چاہیے۔ ساری کائنات پر مختار بھی ہونا چاہئیے۔ ساری کائنات میں حاضر و ناظر بھی ہونا چاہئیے' ساری کائنات کا مالک بھی ہونا چاہیے' ساری کائنات کا عالم بھی ہونا چاہئیے' ساری کائنات میں موجود بھی رہنا چاہیے' ساری کائنات میں باحیات بھی رہنا چاہئیے۔ تو جب یہ سب ہوگا تب وہ سب کے لئے رحمت بن سکیں گے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اے محبوب نہیں بھیجا ہم نے آپ کو لیکن سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر۔ لہذا جت تک عالم رہے گا اس وقت تک تم موجود رہو گے۔ رسول کے سوا ابھی پیدا ابھی نہیں ہوئے اور نور محمدی کو پیدا کر دیا گیا

اول ما خلق نوری میرا نور خُدا کی پہلی مخلوق ہے۔ یعنی عالم پر کوئی ایسا وقت نہیں گزرا کہ عالم ہو اور رحمت نہ ہوں۔ اب اگر رسول کریم کے نور مبارک کی تخلیق عالم کی تخلیق کے بعد فرمائی جاتی تو ایک ساعت تو ایسی ضرور مل جاتی جبکہ عالم ہوتا مگر رحمت عالم نہ ہوتے۔ ایسی صورت میں حقیقی معنوں میں رسول کریم رحمۃ للعالمین نہ ہوتے' اس لئے کہ عالم کی بعض چیزیں اپنے بعض اوقات میں دائرہ رحمت سے الگ نظر آئیں۔ مگر رب تعالٰی نے یہ منظور نہ کیا۔ پہلے نور رحمت عالم کو پیدا کیا اور پھر عالم کو پیدا کیا۔ پھر میرے محمد رسول اللہ ﷺ کو عرش کی پیشانی کا ستارہ بنا دیا۔ معلوم یہ ہوا کہ سرکار عربی جب سارے عالم کے لئے رحمت ہیں۔ سارے عالم کے لئے مہربانی ہیں تو اپنے وجود میں سب پر مقدم بھی ہوں۔ اب آیت کا تفصیلی ترجمہ یہ ہوگا کہ اے محبوب ہم نے تجھے سارے عالم کا عالم بنا کر بھیجا ہے۔ سارے عالم میں حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے۔ سارے عالم میں موجود بنا کر بھیجا ہے۔ سارے عالم کا مالک بنا کر بھیجا ہے۔ سارے عالم کا مختار بنا کر بھیجا ہے۔ سارے عالم کا مقتدر اعلیٰ بنا کر بھیجا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا خدا یہ سب بنا سکتا ہے؟ جب خدا یہ سب بنا سکتا ہے' تو اب کون روکے گا کہ نہ بنائے۔

رؤف و رحیم اور رحمت:

حضور ﷺ مومنین کے لئے رؤف و رحیم اور عالم کے لئے رحمت ہیں۔ ﴿وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ رحمت عجیب چیز ہے۔ اگر حضور ﷺ کے لئے تنہا رحیم کا لفظ استعمال کیا جاتا تو مفہوم کچھ اور تھا' مگر حضور ﷺ صرف رحیم ہی نہیں ہیں رحمت بھی ہیں۔ اور رحمت ہیں تو سارے عالم کے لئے رحمت ہیں۔ رحیم کہتے ہیں رحمت والے کو' جس کے رحمت قریب ہو جائے وہ رحیم ہے۔ تو کیا رحیم سے رحمت

دور ہو سکتی ہے؟ پانی سے پانی الگ نہیں ہو سکتا' ٹھنڈک سے ٹھنڈک دور ہو جائے ایسا نہیں ہو سکتا' گرمی سے گرمی کیسے نکالی جائے گی' رحمت سے رحمت نہیں نکل سکتی۔ تو رسول تم رحمت ہو اور ایسی رحمت ہو کہ کبھی تمہارے دامن سے مہربانی الگ نہیں ہو سکتی۔ ہر وقت تم رحمت ہو۔ ہر آن میں تم رحمت ہو' اور ایسی رحمت ہو' اپنے لئے بھی رحمت ہو' پرائے کے لئے بھی رحمت ہو' دشمن کے لئے بھی رحمت ہو' دوست کے لئے بھی رحمت ہو' سارے عالم کے لئے رحمت ہو۔ اس میں دوست اور دشمن میں کوئی تفریق نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے اپنی شانِ رحمت کا اظہار فرماتے ہیں: **انما انا رحمة مهداة** یعنی میں وہ رحمت ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو بطور تحفہ عطا فرمائی۔

میرے رسول کی رحمت تو عام ہے۔ رسول کی رحمت کفار مکہ سے پوچھو' اور اس منظر کو یاد کرو کہ میرا رسول مکے کی سرزمین پر فاتحانہ شان سے آیا تھا۔ وہ قوم جس نے رسول کو اپنے وطن میں رہنے نہ دیا' وہ قوم جس نے رسول کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے' وہ قوم جس نے مدینہ میں بھی چین سے رہنے نہ دیا تھا' وہ قوم جس نے رسول کے چاہنے والوں کے سینے پر پتھر رکھا تھا۔ وہ قوم جس نے رسول کے چاہنے والوں کو آگ کے حوالے کیا تھا' آج وہ قوم محکوم اور مفتوح کی حیثیت سے سامنے ہے اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جوش شجاعت شباب پر ہے **اليوم يوم الملحمة اليوم يوم الملحمة** آج خون بہانے کا دن ہے' آج انتقام لینے کا دن ہے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے ہیں مگر میرا رسول یہ کہہ رہا ہے **اليوم يوم المرحمة اليوم يوم المرحمة** آج رحمتوں کا دن ہے۔ آج احسان کرنے کا دن ہے' آج معاف کرنے کا دن ہے' آج مہربانی کا دن ہے -- رسول

واقعی آپ سارے عالم کے لئے رحمت ہیں۔ دُنیا کے سلطانوں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جب کہیں جاتے ہیں تو دارِ امن کو دارِ فتنہ بنا دیتے ہیں اور یہ نبی کی رحمت ہے کہ دارِ فتنہ کو دارالامان بنا رہی ہے۔

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو　　تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو

ایک مرتبہ کفار کے لئے جب بددعا کرنے کی التجا کی گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا **انما بعثت رحمة ولم ابعث عذابا** یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے عذاب بنا کر نہیں بھیجا بلکہ سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

رسول کی رحمت کو اگر دیکھنا ہے تو میدان طائف میں دیکھو۔ وہ قوم جس نے رسول کو تقریر نہ کرنے دیا۔ جس نے آپ کے اُوپر پتھر برسائے' اور پھر ایک وقت آیا کہ 'ملک الجبال' پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے: اے اللہ کے رسول آپ حکم دیجئے اس قوم کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے! اِن دونوں پہاڑوں کو اگر چاہیں تو میں ملا دوں۔ یہ قوم ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے۔ ایسے وقت میں انتقامی جذبہ کتنا جوش و شباب پر ہوا کرتا ہے۔ مگر میرے رسول نے کہا میں یہ نہیں چاہتا یہ ہلاک ہو جائیں اور اُن پر قوم نوح' قوم لوط اور قوم مدین کا عذاب آجائے ۔۔۔ میں اِن پر عذاب نہیں رحمت چاہتا ہوں ۔۔ اے دینے والے اگر تو انہیں کچھ دینا چاہتا ہے تو عذاب نہ دے بلکہ نجات دیدے' ہدایت دے دے' اے دینے والے اگر تو کچھ دینا چاہتا ہے تو راہ مستقیم پر لگا دے۔ پیارے رسول کے کیا پیارے الفاظ ہیں۔ **بل ارجو ان اخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لايشرك به شيئا** میں یہ نہیں چاہتا کہ اُن کو مٹا دیا جائے' میں یہ نہیں چاہتا کہ انکو نیست و نابود کر دیا جائے' میں یہ نہیں چاہتا کہ دھرتی سے انکے نام و نشان کو مٹا دیا جائے۔۔ میں تو

یہ چاہتا ہوں کہ اولاً تو انھیں ایمان والا بنا دیا جائے اور اگر اُن کے مقدر میں ایمان نہیں ہے تو کم سے کم اُن کی پشت سے ایک ایسی قوم نکلے جو ایک خدا کی عبادت کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ علماء کہتے ہیں کہ رسول کی بصیرت دیکھ رہی تھی کہ یہ ایمان لانے والے ہیں' اور اُن کی پشت میں ایمان لانے والے بھی ہیں' ابھی پیدا نہیں ہوئے' ابھی پشت ہی میں ہیں مگر رسول انھیں ابھی سے بچا رہے ہیں۔

رحمۃ للعالمینی کا اہم اور مبارک ترین پہلو یہ ہے کفر وشرک میں ڈوبی ہوئی دنیا کو پھر نورِ توحید سے جگمگا دیا۔ بندے کا تعلق اپنے رب سے جوڑ دیا۔اس کا دل جو دنیا بھر کی خواہشات کا کباڑ خانہ بنا ہوا تھا اسے تمام آلائشوں سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا روشن چراغ اس میں رکھا۔انسانیت کا کاروان اپنی منزل کی تلاش میں صدیوں سے بھٹک رہا تھا اُسے اپنی منزل کا پتہ بھی دیا اور وہ راہ بھی بتائی جو اُسے منزل تک لے جاسکتی تھی۔ صرف اسی پر بس نہیں' بلکہ مسافر کے دل میں منزل کا اتنا شوق پیدا کر دیا کہ وہ ہر طرف سے پہلو بچا کر اپنی منزل کی طرف بیتابانہ وار گامزن ہو گیا۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ اے محبوب ہم نے سارے عالم کے لئے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس میں دوست ودشمن کی تفریق نہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے' انبیاء کرام آئے ایک قوم کے لئے رحمت' ایک زمانے کے لئے رحمت' ایک ماحول کے لئے رحمت۔مگر میرا رسول آیا تو سارے عالم کے لئے رحمت۔ اولین وآخرین کے لئے رحمت' انبیاء ومرسلین کے لئے رحمت' تمام کائنات کے لئے رحمت۔۔مگر رحمت اور ہے اور محبت اور ہے۔ محبت ورأفت کی جب بات آئے گی تو ﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہ تو صرف مومنین کا مقدر بن

چکی ہے۔ رسول کی محبت اگر ہوگی تو ایمان والوں سے ہوگی۔ رحمت تو سبھی کے ساتھ ہے مگر محبت صرف ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب رسول سب کے لئے رحمت ہیں تو اس رحمت سے سب کو فائدہ ہوا کہ نہیں؟ دیکھو بارش سب کے لئے رحمت۔ بارش ہوئی تو ہر جگہ ہے۔ رئیسوں کے ایوانوں پر بھی، غریبوں کی جھونپڑیوں پر بھی، چٹیل میدان میں بھی اور سبزہ زاروں پر بھی۔ برسنے کا ایک ہی انداز مگر کیا سب کو یکساں فائدہ ملتا ہے؟ اور اگر سب فائدہ حاصل نہ کر سکیں تو فائدہ دینے والے کا کیا قصور ہے؟ یہ کیا بات کہ اسی آگ میں لوہا گیا تو سرخ ہو کر نکلا اور پتھر گیا تو سیاہ ہو کر نکلا۔ جس آگ نے لوہے کو سرخی دی تھی اس نے پتھر کو سیاہی کیوں دی؟ تو یہی جواب دوگے لوہا سرخ ہونے کی صلاحیت رکھتا تھا پتھر کے مقدر میں سیاہی تھی۔ جس رسول نے صدیق اکبر کو آسمان صدق وصداقت کا آفتاب بنایا، وہاں سے ابوجہل کچھ نہ لے سکا۔ جس رسول نے فاروق آعظم کو فرقِ انسانیت کا تاجدار بنایا، اُس رسول سے ابولہب کچھ نہ لے سکا۔ تو معلوم یہ ہوا کہ دینے والا تو سبھی کو دینے آیا تھا، لینے والوں میں صلاحیت ہی نہیں تھی۔ دینے والا یک ہی انداز سے دیا کرتا ہے۔ الغرض بارش ہر جگہ ہوئی، اب اگر کوئی فائدہ نہ اُٹھائے تو برسنے والے کا کیا قصور؟ دریا کے کنارے کوئی پیاسا مرجائے تو دریا کا کیا قصور؟ دسترخوان لگا ہوا ہے کوئی بھوکا مرجائے، تو کھانے کا کیا قصور؟ ہاتھ میں دوا لئے ہو، اور بے دوا مرجائے تو اس میں دوا کا کیا قصور؟ (تلخیص :خطبات برطانیہ)

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں وہ ہر عالم میں رہتے ہیں
بہ فیض رحمۃ للعالمین رحمت ہی رحمت ہے

☆☆☆☆☆☆

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو جن کمالات صوری ومعنوی، خلقی، وہبی وکسبی سے مشرف فرمایا وہ بلا شک وشبہ بے مثال اور بے نظیر ہیں اور ان کمالات کو قرآن کریم کی آیات طیبہ میں جس انداز سے بیان فرمایا اس کا بھی جواب نہیں۔ ان آیات کو پڑھ کر اگر ایک طرف عبد محبوب کے مرتبہ کمال کا پتہ چلتا ہے تو دوسری طرف ان کمالات کے بخشنے والے کی شان کریمی اور ادائے بندہ نوازی دیکھ کر بے ساختہ دل وزبان سے سبحان اللہ! سبحان اللہ!! کی صدا بلند ہوتی ہے لیکن اس آیت کریمہ میں جو جامعیت ہے اس نے اس کو دیگر آیات سے ممتاز کردیا ہے جو کمالات اور صفات عالیہ متفرق اور منتشر تھیں اُن سب کو یہاں یکجا کردیا ہے۔ اس آئینہ میں حُسن محمدی اور جمال احمدی کی ساری رعنائیاں، اور دلربائیاں بکمال لطافت جلوہ نما ہیں۔

حضور ﷺ کب سے رحمت ہیں؟

اس کو اَلْعٰلَمِیْنَ نے بیان کردیا، یعنی جب سے عالم ہے تب سے حضور ﷺ رحمت ہیں۔ جب سے رب تعالیٰ کی ربوبیت کا ظہور ہے حضور ﷺ کی رحمت کی جلوہ گری ہوئی۔ اولاً تو عالم کا ظہور میں آنا ہی حضور ﷺ کے طفیل سے ہے۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو مخاطب ہو کر فرمایا ہے **لولاك لما خلقت الافلاك** اے محبوب اگر تجھے پیدا کرنا نہ ہوتا تو میں افلاک کو نہ پیدا کرتا۔ **لولاك لما خلقت الدنیا** اے محبوب اگر تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حدیث قدسی ہے **كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ** میں خزانہ مخفی تھا تو میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے نور محمد کو پیدا کیا۔

ایک روز صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ **متیٰ وجبت لك النبوة** حضور آپ کو خلعتِ نبوۃ سے کب سرفراز فرمایا گیا؟ حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا **وآدم**

بین الروح والجسد مجھے اس وقت شرفِ نبوۃ سے مشرف کیا گیا جب آدم علیہ السلام کی نہ ابھی روح بنی تھی اور نہ جسم (ترمذی) نبوت صفت ہے اور موصوف کا صفت سے پہلے پایا جانا ضروری ہے۔ اب خود ہی فیصلہ فرمایئے جو موصوف اپنی صفت نبوت سے متصف ہو کر آدم علیہ السلام سے پہلے موجود تھا اس کی حقیقت کیا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے پہلے اپنے حبیب کی روح کو پیدا فرمایا اور اسی وقت خلعتِ نبوۃ سے سرفراز کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نور محمدی ﷺ' اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتا اور سارے فرشتے حضور ﷺ کی تسبیح سُن کر اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے۔

ابن قطان نے اپنی کتاب 'الاحکام' میں حضرت امام علی زین العابدین سے' انھوں نے اپنے پدرِ بزرگوار حضرت سیدنا امام حسین سے' انھوں نے ان کے جدّ امجد حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہم سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نقل کیا ہے **قال کنت نوراً بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعة عشر الف عام** یعنی میں نور تھا اور آدم علیہ السلام کی آفرینش سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کریم کے حریم ناز میں باریاب تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب التحیات سے پوچھا یا رسول اللہ **بابی انت وامی اخبرنی عن اوّل شیئی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیّك** ۔ (رواہ عبدالرزاق بسندہ) یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں۔ مجھے یہ بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے کونسی چیز پیدا کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے جابر' اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں **اول ما خلق الله نوری** سب سے پہلی مخلوق

میرا نور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا ہے۔ **کنت نبیا وآدم بین الماء والطین** میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام آب وگل کی منزلیں طے کر رہے تھے۔

ان صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی ذات والا صفات عالمِ امکان میں سب سے مقدم ہے۔ آدم وابراہیم علیہما السلام بلکہ عرش وکرسی سے بھی بہت پہلے ہے۔

سارے جہانوں کے لئے رحمت:

اے محبوب۔ جو کتاب مجید، دینِ حنیف، شریعت بیضاء، خلق عظیم، آیات بیّنات اور معجزات وبراہین الٰہی، غرضکہ جن ظاہری اور باطنی جسمانی اور روحانی نعمتوں سے مالا مال کر کے ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ آپ سارے جہانوں کے لئے، سارے جہان والوں کے لئے، اپنوں اور بیگانوں کے لئے، دوستوں اور دشمنوں کے لئے سراپا رحمت بن کر ظہور فرماویں۔

تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونا حضور ﷺ ہی کی صفت ہے کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا گیا ﴿**وَرَحْمَةً مِّنَّا**﴾ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری طرف سے رحمت ہیں، مگر کب تک اور کس کے لئے رحمت ہیں؟ اس کا ذکر نہیں فرمایا گیا۔ انبیائے کرام کے لئے فرمایا گیا ﴿**وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا**﴾ یعنی ہم اُس وقت تک کسی ملک وقوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک اُس کی طرف کسی خبر دینے والے رسول علیہ السلام کو نہ بھیج دیتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دیگر انبیائے کرام مومنین کے لئے رحمت ہوتے تھے اور اُن کی نافرمانی غضبِ الٰہی کا باعث ہوتی تھی۔ دیکھ لو کہ قوم فرعون، قوم حضرت لوط علیہ السلام وغیرہ کا کیا حشر ہوا اور قوم حضرت نوح علیہ السلام کس طرح غرق ہوئی۔ مگر حضور ﷺ

کے لئے فرمایا گیا کہ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہ دے گا کیونکہ آپ ان میں ہیں۔ غرضکہ اس قدر وسیع رحمت حضور ﷺ ہی ہیں۔

حضور ﷺ کس قدر رحمت ہیں؟ اس کو ﴿لِلْعٰلَمِيْنَ﴾ نے بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ﴿رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اور حضور ﷺ کی صفت ہے ﴿رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ یعنی جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے اُس کے لئے حضور ﷺ رحمت ہیں بلکہ یوں کہو کہ ربوبیت الٰہی کا جس کسی کو فیض پہنچا وہ رحمتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے سے۔

عالَم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ماسویٰ کو۔ اب اس میں بہت سی قسمیں ہیں۔ عالمِ امکان، عالمِ امر، عالمِ انوار، عالمِ اجسام، عالمِ ملائکہ...... وغیرہ، پھر عالمِ اجسام میں عالمِ انسان، عالمِ حیوانات، عالمِ نباتات، عالمِ جمادات۔ اِس اَلْعٰلَمِيْنَ کے کلمے سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر ہر عالم کے لئے رحمت ہیں۔ ملائکہ کے لئے بھی، جنّات کے لئے بھی، انسانوں کے لئے بھی، اور جانوروں کے لئے بھی، کافروں کے لئے بھی، مسلمانوں کے لئے بھی۔ جہاں جہاں خُدا کی خُدائی ہے ہر جگہ محمد ﷺ کی مصطفائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرشِ مجید کی چوٹی پر، حورانِ بہشت کی پُتلیوں پر، انبیاء و مرسلین، اور ملائکہ و مؤمنین کے دلوں اور زبانوں پر، جنت کے درختوں، پتوں، پھولوں، پھلوں پر، ہر جگہ **لاالٰہ الا اللہ** کے ساتھ **محمد رسول اللہ** بھی تحریر ہے۔

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب کا نام بھی نقش فرما دیا ہے۔ جس طرح ہم اپنی چیزوں پر اپنا نام لکھواتے ہیں کہ دیکھنے والا پہلی نظر میں جان لیتا اور پہچان لیتا ہے کہ اس کا بنانے والا اور مالک کون ہے۔ بلاتشبیہ اسی طرح ہر چیز پر **لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی تحریر تجلّی فرما کر پروردگارِ عالم نے یہ ارشاد فرما دیا کہ اے دُنیا

وآخرت کی نعمتوں کو دیکھنے والو! اے جنت النعیم کے جمالستان کا نظارہ کرنے والو! تم ہر چیز پر **لاالـہ الا اللہ** لکھا دیکھ کر یہ سمجھ لو کہ اس چیز کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے اور **محمد رسول اللہ** پڑھ کر یہ یقین کرلو کہ خُدا کی عطا سے اس وقت اس چیز کے مالک محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

زمین وآسمان بلکہ سارے جہان کی ہر ہر چیز جس طرح اللہ تعالیٰ کو جانتی پہچانتی اور مانتی ہے اسی طرح ہر ہر چیز پیارے مصطفیٰ سید عالم ﷺ کو بھی جانتی پہچانتی اور مانتی ہے چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا **کل شئیءٍ یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الانس والجن** یعنی ان انسانوں اور جنوں کے سوا جو کافر ہیں ہر ہر چیز مجھے اللہ کا رسول مانتی ہے چنانچہ معجزات نبوت کی روایات بتارہی ہیں کہ زمین' آسمان' پانی' سورج' چاند' آگ' ہوا' پہاڑ' جانور' درخت......تمام کائنات عالم مدنی تاجدار کی فرماں بردار ہیں۔

سارا جہان حضور ﷺ کا محتاج:

حضور ﷺ سارے عالم کو اپنی رحمت کا فیض پہنچارہے ہیں اور ہر دور اور ہر زمانے میں سارا عالم حضور ﷺ کی رحمت کا محتاج ومرہون منت ہے۔ عالمِ مُلک ہو یا عالمِ ملکوت' عالمِ ملائکہ ہو یا عالم جن وانس' جمادات ونباتات کی دُنیا ہو یا حیوانات کا عالم' غرض سارا عالم آپ کی رحمت سے فیض یاب ہے۔

حضور ﷺ ہر ایک رحمت کا سبب ہیں۔ زمین وآسمان کی تخلیق ساری کائنات کو خلعت وجود بخشا' دنیا وآخرت کی تمام نعمتوں کو پیدا کرنا' انبیاء ومرسلین کو مراتب جلیلہ ومعجزات کثیرہ عطا فرمانا' تمام کتب سماویہ کا نازل کرنا' اولیاء کاملین اور شہداء وصالحین کو عظیم المرتبت منازل پر فائز کرنا' یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہیں' مگر ان سب رحمتوں کا سبب حضور محبوب خدا ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ساری رحمتیں حضور ﷺ ہی

کی وجہ سے ہیں ۔ کیونکہ خداوند عالم نے آپ کو تمام رحمتوں کا سبب بتایا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو نہ زمین ہوتی ' نہ آسمان ہوتا ' نہ سارا جہان ہوتا ۔جس کو جونعمت ملی اور جہاں جہاں رحمت الٰہی کا ظہور رہوا ' یقین رکھیے اور ایمان لائیے کہ یہ سب کچھ حضور ﷺ کے طفیل میں ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالٰی کا ارشاد ہے کہ 'اے محبوب ! ہم نے آپ کو اسی لئے بھیجا ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم سارے جہان پر اپنی رحمت فرمائیں گے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر رحمت خداوندی کا دروازہ رسول ہی کا درِ پاک ہے ۔

ہر مرحوم اپنے راحم کا محتاج ہوتا ہے یعنی رحمت پانے والا ' رحمت عطا کرنے والے کا محتاج ہوتا ہے ۔ رحمت عطا کرنے والا ' رحمت پانے والے کا محتاج نہیں ہوتا ۔ آیت کریمہ نے صاف صاف بتا دیا کہ حضور ﷺ رحمت عطا فرمانے والے ہیں اور سارا جہان ان کی رحمت پانے والا ہے لہذا اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوگیا کہ سارا عالم حضور ﷺ کا محتاج ہے ۔ حضور ﷺ عالم میں سے کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں آپ صرف اللہ تعالٰی کے محتاج ہیں اور ساری خدائی آپ کی محتاج ہے ۔

اللہ تعالٰی نے اسی وجہ سے سارے عالم کو دربارِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے حکم فرمایا کہ سارا عالم شہنشاہ رسالت کا محتاج ہے ۔

سارے انبیاء کرام کے لئے رحمت :

انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی حضور سے رحمت ملی ۔ انبیاء ومرسلین کو مراتب جلیلہ ومعجزات کثیرہ عطا فرمانا ' تمام کتب سماویہ کا نازل کرنا ' یہ سب اللہ تعالٰی کی رحمتیں ہیں جو حضور ﷺ کے سبب سے انھیں عطا کی گئیں ہیں ۔ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اعزاز واکرام ملنا حضور ﷺ کے طفیل ' پھر اُن کی خطا کا معاف ہونا حضور ﷺ کی برکت سے ' پھر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے پر لگنا حضور ﷺ کی برکت سے ' بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار کا گلزار ہونا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ دُنبہ آنا

حضور ﷺ کے طفیل۔

کشتی نوح میں نارِ نمرود میں بطن ماہی میں یونس کی فریاد میں
آپ کا نام نامی اے صَلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے لئے رحمت:

[illegible] نے اسی آیت کے ماتحت ایک حدیث نقل فرمائی کہ ایک بار حضور

[illegible]

رأفت سے آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں اور نوک مژگانِ پاک پر درِ یتیم سے ارجمند تر اور تابندہ تر آنسوؤں کے موتی سراپا التجا بن کر بارگاہ رب العالمین میں گرتے ہیں تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔غم واندوہ کی کالی گھٹائیں کافور ہو جاتی ہیں۔ گواہ ہے کہ اُمت پر ذراسی مشقت بھی حضور ﷺ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔دنیا وآخرت میں نہایت ہی بلند درجات جو اہل ایمان کو عطا ہوئے یہ سب کیا ہیں؟ یہ سب حضور ﷺ کی رحمت ہی کا صدقہ ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ اُمت سب اُمتوں سے کمزور' عمریں کوتاہ' اعمال کم' پھر بھی ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ کا شرف اور **خیر الامم** کا خطاب ملا۔یہ حضور ﷺ ہی کی رحمت کا صدقہ ہے اور آخرت کے بارے میں تو کیا پوچھنا؟

روایت ہے کہ جس وقت قیامت میں سب اگلی اُمتیں اور اگلے انبیاء تشریف لے چلیں گے تو ایمان والوں کے ساتھ آگے آگے ایک نور چلے گا اور اگلے انبیاء کے ساتھ ساتھ دو دو نور ہوں گے مگر جب حضور ﷺ کی اُمت مومنہ کا گزر ہوگا تو اس شان سے کہ ہر مومن کے آگے آگے دو دو نور چل رہے ہوں گے۔قرآن مجید فرماتا ہے ﴿نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ یعنی اس اُمت کے مؤمنین کے آگے اور دائیں دو دو نور دوڑتے ہوں گے۔سب سے پہلے یہی اُمت دیدار الٰہی سے مشرف ہوگی سب سے پہلے یہی اُمت جنت میں داخل ہوگی اور ملائکہ ان کا استقبال فرماتے ہوئے تحفہ مبارکباد پیش کریں گے۔

کفار پر رحمت:

حضور ﷺ کی رحمت سے کفار بھی محروم نہیں رہے کفار کو بھی ہر طرح سے رحمت ملی۔ حضور ﷺ سے پہلے اگلی اُمتوں پر اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے دُنیا میں عذاب الٰہی آتے تھے' دنیا میں گناہوں پر رسوائی ہوتی تھی اور وہ بالکل برباد کردی جاتی تھیں۔قوم عاد کو ہوا اُڑا لے گئی۔قوم ثمود زلزلہ سے برباد کردی گئی۔قوم لوط کی بستیاں اُلٹ پلٹ کردی گئیں۔ قوم نوح طوفان میں غرق کردی گئی۔نبی اسرائیل کے مجرمین خنزیر و بندر بنا کر ہلاک

کر دیئے گئے۔ قرآن مجید میں ہے

﴿وَلَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ﴾ (انبیاء) یعنی بہت سی وہ بستیاں جن کے باشندے ظالم تھے ہم نے اُنھیں کچل کر چُور چُور کر دیا اور اُن کے بعد دوسری قوموں کو اُن کی جگہ پیدا کر دیا۔

رحمۃ للعالمین کی رحمت کا جلوہ دیکھو! کفار مکہ نے کیسے کیسے ظلم کے پہاڑ توڑے، شرک و بت پرستی کرتے رہے۔ اللہ و رسول پر غلط اور گندی تہمتیں لگاتے رہے اور ایسے ایسے ظلم و عدوان اور سرکشی و طغیان کا مظاہرہ کیا کہ زمین اُن کی بداعمالیوں سے لرزہ براندام ہوگئی، مگر ان گناہوں اور جُرموں کے باوجود نہ اُن پر آسمان سے پتھر برسائے گئے، نہ اُن کی بستیاں اُلٹ پلٹ کی گئیں، نہ اُن کی صورتیں مسخ ہوئیں، بلکہ حد ہوگئی کہ کفار مکہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ۔ اگر قرآن حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے۔ مگر پھر بھی رحمۃ للعالمین کی رحمت نے اُن کافروں کو بچا لیا اور خداوند عالم نے اعلان فرمایا ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہ دے گا کیونکہ آپ اُن میں تشریف فرما ہیں۔

قیامت میں بھی مقام محشر سے نجات دلانا اور حساب شروع کرانا حضور ہی کے دم سے ہوگا۔ ابولہب کو دوشنبہ کے دن عذاب میں کمی ہوئی۔ حضور کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے ابوطالب پر عذاب میں کمی ہوئی۔

شرح قصیدہ بردہ خرپوتی میں ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت سات طرح ہوگی۔ تین سے کفار بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور چار قسم کی شفاعت صرف مسلمانوں کے لئے، بعض گنہگاروں کے لئے اور بعض نیک کاروں کے لئے۔

غُلاموں پر رحمت:

عرب میں خصوصاً اور ساری دُنیا میں عموماً لونڈی غلاموں کو جانوروں سے بھی کمتر اور بدتر سمجھا جاتا تھا۔ رحمۃ للعالمین فرماتے ہیں کہ 'اے لوگو! یہ تمہارے لونڈی غلام

تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ لہذا خبردار تم ان کے حقوق کا خیال رکھو۔ جو تم خود کھاتے ہو اسی میں سے اُنھیں بھی کھلاؤ اور جو لباس تم خود پہنتے ہو اسی قسم کا لباس انھیں بھی پہناؤ۔ اور اُن سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرو جو' اُن کی طاقت سے باہر ہو۔ اگر تم ایسے مشکل کاموں کی فرمائش کرو تو خود بھی اُن کی مدد میں لگ جاؤ اور اُن کا ہاتھ بٹاؤ (بخاری شریف)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یہ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ برسہا برس سے اُن کے والد حارثہ اُن کے فراق میں رویا کرتے تھے اور تلاش کرتے پھرتے تھے۔ آخر مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی' باپ بیٹے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر خوب روئے۔ مہربان باپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ آپ میرے نور نظر زید کو مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ جتنی قیمت طلب کریں میں ادا کرنے کو تیار ہوں۔ رحمت عالم نے فرمایا کہ مجھے قیمت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بخوشی زید کو اختیار دیتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو تم اس کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو' مگر جب زید کے والد حارثہ نے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو زید نے رحمتِ عالم کے جمال نبوت کو ایک نظر دیکھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُسنِ اخلاق اور نیک سلوک کی پُرانی یادیں دل میں چٹکیاں لینے لگیں اور زبان حال سے عرض کرنے لگے:

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا مُنھ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کر تلوا تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

زید نے اپنے باپ حارثہ سے صاف صاف کہدیا کہ میں اپنے اس رحیم و کریم آقا کی غلامی پر ہزاروں آزادیوں کو قربان کرتا ہوں اور اے میرے شفیق باپ' میں کسی حال

میں بھی اپنے اس آقا کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ حارثہ نے اپنے بیٹے زید کی اس والہانہ محبت رسول پر تعجب کرتے ہوئے کہا کہ اے لختِ جگر:

مجھ سے نہ پوچھ میرا حال، سُن میرا حال کچھ نہیں
تیری خوشی میں خوش ہوں میں تجھ سے سوال کچھ نہیں

جب حارثہ چلے گئے تو رحمۃ للعالمین نے زید کو آزاد کر کے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور آخری دم تک اپنے اس فرزندِ معنوی کو ایسا نوازا کہ اُن کے بیٹے اُسامہ کو جو غلام زادے تھے اور اپنے نواسے حسنین کو جو امام زادے تھے، دونوں کو اپنے دوش نبوت پر بٹھا کر مجمع عام میں تشریف لاتے تھے۔ شفیق جونپوری مرحوم نے اس انوکھے تاریخی واقعہ کو دو شعروں میں اس طرح سمویا ہے۔

جس جگہ تذکرۂ فخر انام آتا ہے جلی حرفوں میں اُسامہ کا بھی نام آتا ہے
ایک کاندھے پہ ہے لختِ جگرِ شیرِ خُدا دوسرے کاندھے پہ فرزند غلام آتا ہے

یہ ہے غلاموں پر رحمۃ للعالمین کی رحمت۔ ایک کندھے پر غلام زادے اور دوسرے کندھے پر امام زادے کو بٹھا کر اپنی اُمت کو یہ تعلیم فرما رہے ہیں کہ دنیا والو دیکھ لو! رحمۃ للعالمین کی نگاہ رحمت میں غلام کا بیٹا اور بیٹی کا بیٹا دونوں برابر ہیں۔

عورتوں اور بچوں پر رحمت:

عرب میں خصوصاً اور ساری دنیا میں عموماً عورتیں اس قدر بے وقعت تھیں کہ سماج میں ان کا کوئی مقام ہی نہیں تھا اور بے گناہ بچیاں زندہ دفن کر دی جاتی تھیں۔ مگر رحمتِ عالم نے اپنی تعلیمِ رحمت سے ایسا انقلابِ عظیم پیدا فرمایا کہ دنیا کی ٹھکرائی ہوئی عورت مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئی اور اس کے حقوق قیامت تک کے لئے قائم و محفوظ ہو گئے اور زندہ درگور کی جانے والی بچیاں ساری دُنیا کی نگاہِ محبت و شفقت کا مرکز بن گئیں۔ عورتوں اور بچوں پر رحمت کا یہ عالم ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بسا اوقات میں نماز

شروع کرتا ہوں اور یہ ارادہ کرتا ہوں کہ نماز لمبی پڑھاؤں گا مگر کسی بچے کی رونے کی آواز میرے کانوں میں آجاتی ہے تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ بچے کے رونے اور اس کی ماں کی بے چینی پر جو نماز میں شامل ہے مجھے رحم آجاتا ہے (مسلم)

بوڑھوں اور کمزوروں پر رحمت:

بوڑھوں اور کمزوروں پر رحمت کا یہ عالم ہے کہ فرماتے ہیں **لــــو لاضــــعف الـضعيف وسقم السقيم لاخرت العمة الیٰ ثلث الليل** یعنی اگر بوڑھوں کے بُڑھاپے اور بیماروں کی بیماری کا مجھے خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کر دیتا۔ اسی طرح جب اسلامی لشکروں کو روانہ فرماتے تو نہایت سختی کیساتھ یہ ہدایت فرماتے کہ خبردار! گرجاؤں، عبادت خانوں کے راہبوں، بوڑھوں، عورتوں اور بچّوں کو کبھی ہرگز ہرگز قتل مت کرنا۔ جنگی سپاہیوں کو قتل کے بعد اُن کے ہونٹ، ناک، کان وغیرہ مت کاٹنا۔ ضعیفوں، کمزوروں اور بیماروں کے ساتھ نہایت ہی رحم و کرم کا برتاؤ کرنا۔

جانوروں اور درختوں پر رحمت:

رحمتِ عالم نے صرف انسانوں ہی پر رحم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ جانوروں اور درختوں پر بھی آپ اس قدر مہربان تھے کہ اپنی اُمت کو جانوروں اور درختوں پر بھی رحمت کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ خبردار! بے زبان جانوروں پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادو۔ نہ بلاضرورت انھیں مارو، اور اگر مارنے ہی کی ضرورت پڑ جائے تو ہرگز ہرگز جانوروں کے چہروں پر نہ مارو اور ان جانوروں کے گھاس، چارہ اور دانہ پانی میں ہرگز ہرگز کمی وکوتاہی نہ کرو۔ کسی جانور کو بھوکا پیاسا ذبح مت کرو، اور نہ کند چُھری سے ذبح کرو بلکہ ہر طرح ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔ درختوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ بلاضرورت ہرے بھرے درختوں خصوصاً پھل والے درختوں کو ہرگز ہرگز مت کاٹو۔ اُن درختوں کو بھی مت کاٹو جو سرِ راہ ہیں اور مسافر جن کے نیچے سایہ حاصل کرتے ہیں۔

تعلیم رحمت:

حضور ﷺ کی رحمت کا کہاں تک شمار کیا جائے۔ارشاد فرماتے ہیں کہ **اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ** یعنی :

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر　　خُدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

اور ایک حدیث میں تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ **لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ** (مشکوٰۃ) یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

حضور ﷺ کب تک رحمت ہیں؟

اس کو بھی **اَلْعٰلَمِیْنَ** نے ہی بیان کر دیا کہ جب تک عالم ہے تب تک رحمتِ مصطفیٰ ﷺ ہے، یعنی اس جہان میں حضور کی رحمت قیامت میں، میزان پر، حوض کوثر پر، جنت میں اور گنہگار مسلمانوں پر جہنم میں ......غرضکہ ہر جگہ اُن ہی کی رحمت ہے۔ روح البیان میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہماری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور ہماری وفات بھی، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ! زندگی پاک تو ظاہر ہے کہ بہتر ہے، وفات شریف کس طرح بہتر؟ فرمایا کہ ہماری قبر انور میں ہر جمعہ اور دوشنبہ کو تمہارے اعمال پیش ہوتے رہیں گے، نیک اعمال دیکھ کر تو ہم رب تعالیٰ کا شکر کریں گے اور بُرے اعمال دیکھ کر تمہارے لئے دُعائے مغفرت کریں گے۔

کوئی رحمت پانے والا اس وقت تک رحمت نہیں پا سکتا جب تک رحمت عطا کرنے والا موجود نہ ہو۔ یہ سارا عالم ابھی تک موجود و باقی ہے اور رحمت پا رہا ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس عالم کو رحمت عطا کرنے والے حضور ﷺ بھی یقیناً موجود، زندہ اور باقی ہیں۔

حضور ﷺ وجود کی جڑ بن کر سب سے پہلے تشریف لائے۔تمام موجودات آپ کی شاخیں ہیں۔یہی وجہ ہے کہ نورِ محمدی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے موجود فرمایا، پھر جس طرح جڑ سے شاخیں نکلتی ہیں اسی طرح نورِ محمدی سے سارے جہان کو پیدا فرمایا۔اگر

کسی درخت کی جڑ کٹ جائے تو شاخیں فوراً مُرجھا کر فنا ہو جاتی ہیں۔ اگر حضور ﷺ کو مُردہ' اور مٹی میں مل جانے والا مان لیا جائے تو گویا سارے عالم کی جڑ کٹ گئی۔ پھر سارا عالم کس طرح باقی رہ سکتا ہے؟ لہذا عالم جب شاخ ہے تو اس کی بقا کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی جڑ یعنی حضور ﷺ بھی زندہ و موجود اور باقی رہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ' نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اہل سنت کا عقیدہ ہے اور تمام اہل حق کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام لوازمِ حیات کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی حیات جسمانی حیات ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور قسم قسم کی نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دیکھتے ہیں' سنتے ہیں' کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں۔ اپنی اُمتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور طرح طرح کے تصرفات فرماتے ہیں اور فیوض و برکات پہنچاتے ہیں اور دنیا میں بہت سے خوش نصیبوں کو اپنی زیارت و دیدار سے مشرف بھی فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ' فرماتے ہیں:

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے لیکن اتنی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا جسم پُرنور بھی روحانی ہے

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجسام قبروں میں سلامت رہتے ہیں۔ روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ جمعہ کے دن بکثرت درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارا درود شریف آپ کے سامنے کس طرح پیش کیا جائے گا؟ قبر میں تو آپ کا جسم شریف بکھر چکا ہوگا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ (مشکوٰۃ) اور دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ فَنَبِىُّ اللّٰهِ حَىٌّ يُّرْزَقُ (مشکوٰۃ) یعنی تم یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھائے' کیونکہ اللہ کا نبی زندہ ہے اور اس کو روزی بھی ملتی ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِىْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (انباء الاذکیاء) یعنی انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہاں نمازیں پڑھتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

عالم مَا کان ومَا یکُون:

رحمت فرمانے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جن پر رحمت فرماتا ہے ان کا علم بھی رکھتا ہو کیونکہ رحمت فرمانے والا جن چیزوں کو جانتا ہی نہیں ہوگا اُن پر رحمت کس طرح فرمائے گا؟ تو اسی آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ازل سے ابد تک ساری کائنات عالم اور تمام مخلوقات الٰہیہ کو جانتے اور پہچانتے ہیں کیونکہ اگر وہ سارے جہان کو نہ جانیں تو پھر سارے جہان پر رحمت کس طرح فرمائیں گے؟ لہذا جب یہ ایمان ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں تو اس بات کا بھی یقین کرنا پڑے گا کہ آپ عَالِمُ الْعَالَمِيْن بھی ہیں یعنی سارے عالم کو جانتے ہیں اور سب کو اپنی رحمت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ اے محبوب! اللہ نے آپ کو ان تمام چیزوں کا علم عطا فرمادیا ہے جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل آپ کے اُوپر بہت ہی بڑا ہے۔ اب اگر کوئی شخص حضور ﷺ

کو رحمۃ للعالمین توتسلیم کرے اور عالم ملکان وماًیکون نہ مانے تو وہ ایسا ہی ہے کہ دھوپ اور دن کی روشنی کو تو تسلیم کرتا ہے مگر سورج کے وجود کا انکار کر رہا ہے۔

رحمت اور اسوۂ حسنہ:

ہمارے رسول سارے جہاں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے اور تمام عالم کو اپنی رحمت کی دولتوں سے مالا مال فرمادیا اور اپنی انمول تعلیم و رحمت کے ساتھ ساتھ رحمتِ عامہ کے بے شمار عملی نمونے بھی دُنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ تم اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ تم رحمۃ للعالمین کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو لہذا تم پر لازم ہے کہ تم اپنے رسول کے دامنِ رحمت کی لاج رکھو اور ہر دم ہر قدم پر خدا کی مخلوق کے لئے اپنے دلوں میں رحم و کرم کا جذبہ رکھو۔ اور خود بھی اپنے عمل سے دُنیا کو بتادو کہ ہم رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں اور دُنیا والوں کے سامنے رحم و کرم کے ایسے ایسے نمونے پیش کرو کہ تمہارے دُشمنوں کے سینوں میں پتھروں سے زیادہ سخت دل بھی تمہاری رحمتوں کو دیکھ کر موم سے زیادہ نرم بن جائیں۔

کبھی تم نے سوچا کہ تمہارے رسول تو غریبوں، مفلسوں، یتیموں، بیواؤں، پڑوسیوں، یہاں تک کہ چرندوں اور پرندوں پر بھی سراپا رحمت ہیں مگر آج تمہارا عمل و کردار کیا ہے؟ جب تم اپنے دسترخوانوں پر عمدہ عمدہ اور نفیس ولذیذ غذائیں کھانے کے لئے بیٹھتے ہو تو کیا تمھیں اُمتِ رسول کے اُن بھوکے غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کی یاد آتی ہے جنھیں کئی کئی دنوں سے خشک روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ملا ہے؟

جب تم سردیوں میں اپنے نرم نرم گدّوں اور گرم گرم لحافوں میں سکھ اور چین کی نیند سوتے ہو تو کیا تمھیں اس وقت اپنی ملّت کی وہ غریب بیوائیں بھی یاد آتی ہیں؟ جو اپنے جھونپڑیوں میں پھٹی پُرانی چادر میں لپٹ کر پاؤں سکوڑے ساری رات جاگ کر بسر کر دیتی ہیں۔

جب تم عید کے دن اپنے بچّوں کو نہلا دُھلا کر اچھے اچھے کپڑے پہنا کر اُن کی انگلی پکڑے ہوئے خوش خوش عیدگاہ کو جاتے ہو تو کیا تمہیں اُمتِ رسول کے وہ یتیم بھی یاد آتے ہیں جن

کے ماں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے اور وہ اپنے میلے کچیلے کپڑوں میں حسرت سے سب کا مُنھ تک رہا ہے اور دل ہی دل میں کُڑھ رہا ہے کہ کاش آج میرا بھی باپ زندہ ہوتا تو وہ بھی آج مجھے اسی طرح انگلی پکڑے عیدگاہ لے جاتا۔ ہم میں کون ہے جو یتیم کی خبر گیری کرے!

جس کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی　　اُس کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

ہم نے اپنے رسول رحمۃ للعالمین کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیا ان کے مقدس راستے سے دور ہو گئے۔ ہمارے دلوں سے ایمان رحمت و اسلامی اخوت فنا ہو گئی۔ آج نہ ہمیں غریبوں کی پرواہ ہے نہ بیواؤں اور یتیموں کا خیال ہے۔ نہ بھوکے پڑوسیوں کا غم ہے۔ پھر ہم بھلا کس مُنھ سے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم رحمۃ للعالمین کے فرمانبردار اُمتی ہیں۔

اپنے دلوں کی دُنیا میں ایمانی انقلاب پیدا کرو اور رحمۃ للعالمین کی سچی اطاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین اور حیات کا شعار بناؤ۔ اور رحم و کرم، الفت و محبت، مہربانی واخوت کے چراغوں سے اندھیری دُنیا کو روشن کرو اور ساری دُنیا کو رحمۃ للعالمین کا یہ پیغام سُنادو

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر　　خُدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

آپ خود غور فرمایئے کہ جن افراد نے یا جن قوموں نے حضور ﷺ کے دامنِ رحمت کو تھاما، حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین کو صدقِ دل سے قبول کیا اور حضور ﷺ کے پیش کردہ نظامِ حیات کو اپنی عملی زندگی میں اپنایا وہ لوگ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ گمراہ تھے لیکن اس نورِ مبین سے اکتسابِ نور کرنے کے بعد ظلمت کدہِ عالم میں ہدایت کے چراغ روشن کر گئے۔ جاہل تھے لیکن اس چشمہِ علم وعرفان سے سیراب ہونے کے بعد دُنیا کے جس جس گوشہ میں گئے علم وحکمت کے چمن کھلاتے گئے۔ گنوار اور اجڈ تھے لیکن پاکیزہ تہذیب وتمدن کے بانی بن گئے۔ جہانگیری و جہانبانی کا ایک اچھوتا تصور دنیا کے

سامنے پیش کیا جس میں کسی ایسے بادشاہ کی گنجائش نہیں جو مطلق العنان ہو۔ جو قانون کی گرفت سے بالاتر ہو جو سب کا محاسبہ کر سکے لیکن اس سے باز پُرس کرنے کی کسی کو اجازت نہ ہو بلکہ جو قوم و ملک کا سربراہ ہوگا اُسے خلیفہ کہا جائے گا جس کا معنیٰ نائب ہے اور نائب وہ ہوتا ہے جسے کسی نے مقرر کیا ہو اور جس پر لازم ہو کہ وہ جو کچھ کرے گا اپنے مقرر کرنے والے کی منشاء اور ہدایت کے مطابق کرے گا۔ ان رحمتوں سے وہ افراد اور قومیں سرشار ہوئیں جنھوں نے حضور ﷺ کی رسالت کو تسلیم کیا اور حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے کا شرف حاصل کیا۔

الٰہی ہمیں اپنے محبوب کی رحمت وحظ وافر عطا فرما اور حضور ﷺ کے لطفِ پیہم سے ہمارے دنیوی اور اخروی کاموں کو آسان فرما۔ آمین ثم آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں وہ ہر عالم میں رہتے ہیں
بہ فیض رحمۃ للعالمین، رحمت ہی رحمت ہے

کرم سب پر ہے کوئی ہو، کہیں ہو
تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو

شریک عیش وعشرت سب ہیں لیکن
مصیبت کاٹنے والے تمہیں ہو

اگر خموش رہوں میں تو تو ہی سب کچھ ہے
جو کچھ کہا تو تیرا حُسن ہوگیا محدود

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

આપ હઝરાત કા ચહીતા INDIA કા NO.1 FREE ઈસ્લામિક SMS GROUP

ASHRAFITODAY

- ફઝાઈલે રસુલ (સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ)
- ફઝાઈલે હઝરતે મૌલા અલી (રદીઅલ્લાહુ તઆલા અન્હો)
- ફઝાઈલે હઝરતે ફાતેમતુઝઝોહરા (રદીઅલ્લાહુ તઆલા અન્હા)
- ફઝાઈલે હઝરત ઈમામે હસન (રદીઅલ્લાહુ તઆલા અન્હો)
- ફઝાઈલે હઝરત ઈમામે હુસૈન (રદીઅલ્લાહુ તઆલા અન્હો)

કુર્આન–હદીષ, બુઝુર્ગાને–દીન કી નસીહતેં વ બેશુમાર દીની માલુમાત

અબ આપ કે મોબાઈલ પર પાઈએ

દોસ્તો ! આપ બસ ઈતના કીજીયે

અપને મોબાઈલમેં JOIN ASHRAFITODAY ટાઈપ કરે ઔર 92195 92195 પર SMS SEND કરે.

ખુદ ભી મેમ્બર બને ઔર દુસરો કો ભી બનાએ